اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ ہونے پر ابوسفیان نے حضرت علیؓ کو ان کی مخالفت پر اُکسایا اور کہا کہ آپ اُٹھیں تو میں آپ کی مدد کروں گا۔ لیکن حضرت علیؓ نے سختی سے حضرت ابوسفیان کو جواب دیا کہ تم پہلے اسلام اور اہلِ اسلام کی مخالفت کرتے رہے اور کچھ نہ بگاڑ سکے۔ خدا کی قسم میں حضرت ابوبکرؓ کو خلافت کا اہل سمجھتا ہوں، اور پھر حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابوسفیان بنی ہاشم کی خلافت پر معترض ہونے کے بجائے اس کے لیے خود کوشش کرنا چاہتے تھے۔

بلوچستان میں منگنی کی رسم

سوال:- سارے بلوچستان میں منگنی کی رسم قدیم زمانہ سے چلی آرہی ہے اور منگنی میں تمام شرعی ایجاب و قبول اور خطبۂ نکاح اکثر مواقع پر ہوتا ہے۔ البتہ منگنی کو تمام بلوچستان میں بشمول افغانستان ایک نکاح تصور کیا جارہا ہے۔ منگنی کے بعد یہاں دستور ہے کہ سوائے خوراک کے عورت کی تمام دیگر ضروریات منگیتر یعنی مرد مہیا کرتا ہے مگر ایک دوسرے سے پردہ بھی کرتے ہیں اور جب تک شادی نہیں ہوتی پردہ جاری رہتا ہے۔ اب چند عرصہ سے مولوی صاحبان اس منگنی کو، جس میں ایجاب و قبول بھی ہوا صرف ایک وعدہ تصور کرتے ہیں اور فتاوٰی دارالعلوم دیوبند میں بھی متعدد مقامات پر اس منگنی کو صرف ایک وعدہ قرار دیا گیا ہے۔ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ شادی کے موقع پر بھی خطبۂ نکاح پڑھا جاتا ہے اور ایجاب و قبول ہوتا ہے اس لیے منگنی کے دن جو ایجاب و قبول اور خطبہ ہوتا ہے وہ صرف وعدہ ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ بلوچستان ایک قبائلی علاقہ ہے یہاں اگر ایک لڑکی کا والد یا بھائی منگنی کو صرف ایک وعدہ تصور کرے اور لڑکی اس منگیتر کو نہ دے اور کسی اور جگہ شادی کر دے تو سخت جھگڑا ہوتا ہے بلکہ معاملہ قتل و مقاتلہ تک پہنچ جاتا ہے۔ سارے بلوچستان میں یہ ایک بے چینی اور بے اطمینانی کا سبب بن گیا ہے۔ قبائلی تنازعات چونکہ روزمرہ پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ اکثر چھوٹے چھوٹے معاملات پر برپا ہوتے رہتے ہیں اس وجہ سے سال میں کئی منگنیاں توڑ دی جاتی ہیں اور فتنہ و فساد کی ایک آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ دوسرے علاقوں میں منگنی کے طریقے کا

ہمیں علم نہیں۔ یہاں کی منگنی پر باقاعدہ دعوت ہوتی ہے۔ سو پچاس یا کم و بیش آدمی مرد کے ساتھ جاتے ہیں۔ لڑکی کا والد ضیافت کرتا ہے یا صرف شیرینی تقسیم کرتا ہے۔ پھر امام باقاعدہ خطبہ پڑھ کر ایجاب و قبول کراتا ہے۔ اب علمائے ان تمام چیزوں کو صرف وعدہ قرار دے دیا ہے اور دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ بھی اسی طرح ہے۔ لیکن عوام اس سے بے خبر ہیں کہ منگنی صرف ایک وعدہ ہے۔ اگر عوام کو اس کا علم ہو جائے تو قبائلی اختلافات کی وجہ سے کئی کئی منگنیاں منسوخ کر دی جائیں اور ایک بڑے فتنہ کا امکان ہے۔

یہ امر واقعی ہے کہ اس وقت نہیں بلکہ قدیم زمانے سے منگنی کے روز بھی ایجاب و قبول ہوتا ہے اور پھر شادی کے روز پھر ایجاب و قبول ہوتا ہے یعنی دو مرتبہ ایجاب و قبول ہوتا ہے۔ منگنی کے بعد اگر زوجین میں افتراق ہو تو منگیتر باقاعدہ طلاق دیتا ہے۔

جواب:۔ (از ملک غلام علی صاحب) آپ نے بلوچستان میں منگنی کی رسم کے متعلق جو تفصیلات لکھی ہیں وہ پوری طرح سمجھ میں نہیں آسکیں۔ تاہم جو ایجاب و قبول رکن نکاح ہے اور جس سے نکاح منعقد ہوتا ہے۔ اس کی ضروری تفصیل درج ذیل ہے:۔

ایجاب و قبول کے لیے ضروری ہے کہ فریقین عاقدین خود بالغ ہوں تو وہ خود، یا اُن کے وکیل ان کی اجازت سے اُن کی طرف سے ایجاب و قبول کریں اور اگر فریقین یا ان میں سے ایک نابالغ ہو تو نابالغ کے مرد اولیاء نابالغ کی طرف سے ایجاب و قبول کریں۔

ایجاب و قبول میں سے کم از کم ایک کے الفاظ بصیغہ ماضی ادا ہوں۔ مثلاً ایک کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی موکلہ کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا اور دوسرا فریق کہے کہ میں نے قبول کیا یا منظور کیا۔ اگر نکاح کا لفظ استعمال نہ ہو تو یہ ضروری ہے کہ اس کا کوئی ہم معنی معروف لفظ استعمال کیا جائے، مثلاً یہ کہا جائے کہ میں نے تمہیں اپنی زوجہ یا بیوی بنالیا یا اپنا خاوند یا شوہر بنا لیا، یا کوئی اور ایسا لفظ ہو جس سے متکلم نے نکاح مراد لیا ہو اور کوئی قرینہ یہ متعین کر دے کہ یہاں نکاح ہی مراد ہے اور گواہان نکاح بھی ان الفاظ سے یہی سمجھیں کہ نکاح منعقد ہو گیا ہے۔

اگر نکاح کے اِن ضروری ارکان و شرائط کی تکمیل نہ ہو تو محض ضروریات مہیا کرتے رہنا، پردہ کرنا یا نہ کرنا، خطبۂ نکاح پڑھ دینا، وعدۂ نکاح کر دینا ان چیزوں سے نکاح منعقد نہیں ہو جاتا۔ آپ نے